کی بات ہے کہ حکومت اس کی روک تھام میں بالکل ناکام ہوگئی ہے۔ اس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے دہشت گرد دندناتے پھرتے ہیں ہر روز آٹھ دس افراد لقمہ اجل بن رہے ہیں لیکن حکومت ہے کہ اسے غیر ملکی دوروں سے فرصت نہیں ملک میں آگ لگی ہوئی ہے۔ لیکن یہ اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لئے ان کے درشن کر رہے ہیں۔

محمد صلاح الدین ایک محب وطن نڈر اور بے باک صحافی تھے وہ ہمیشہ حق گوئی اور سچائی کے طرف دار رہے مشکل سے مشکل بات بڑی آسانی سے کہہ جاتے اور پوری زندگی کلمہ حق کا اظہار کرتے رہے۔ خاص کر موجودہ دور حکومت میں انہوں نے پوری قوم کو حقائق سے باخبر رکھنے کے لئے امریکی منصوبوں کو بے نقاب کیا اور قوم انکا یہ احسان کبھی نہ بھول سکے گی۔ ان کا قتل وطن دشمن اور ضمیر فروش لوگوں کی کارستانی ہے جنہوں نے آئندہ انکشافات کے خوف سے مرحوم کو راستے سے ہٹایا۔ جس میں موجودہ حکومت برابر کی شریک ہے۔ محمد صلاح الدین مرحوم کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی شہادت سے پوری قوم ایک سچے مسلمان اور حق وصداقت کے علمبردار سے محروم ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی تمام مساعی کو قبول فرمائے بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

مالاکنڈ میں نفاذ شریعت کا مطالبہ ...... فوج کا کردار

مالاکنڈ میں نفاذ شریعت کا مطالبہ قیام پاکستان کے اغراض ومقاصد سے بالکل ہم آہنگ ہے۔ کیونکہ پاکستان کے حصول کے وقت یہی ایک نعرہ ہر طرف گونجتا تھا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہوگا۔ جہاں تمام شعبہ ہائے زندگی میں شریعت کا نفاذ ہوگا اور اسلام کے سنہری قوانین کی روشنی میں فیصلے ہوا کریں گے۔

لیکن قیام پاکستان کے بعد اس نصب العین کو یکسر فراموش کر دیا گیا۔ اب جبکہ اس بھولے ہوئے سبق کو یاد کروایا گیا اور پاکستان کے خواب کی صحیح تعبیر کا مطالبہ کیا گیا۔ تو ان بے گناہ لوگوں پر تشدد کیا گیا۔ ہمیں موجودہ حکومت کے کارپردازوں سے ذرا بھی گلہ نہیں کیونکہ

ان سے اسلام اور اسلام پسند قوتوں کو خیر کی توقع نہیں۔ لیکن گلہ اور شکوہ تو پاک افواج سے ہے۔ جنہوں نے نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں کو کچلنے کے لئے آپریشن شروع کیا۔

حالانکہ فوج جہاں پاکستان کے جغرافیائی حدود کی محافظ ہے۔ وہاں وہ اسکی نظریاتی اساس کی امین بھی ہے فوج کے اعلیٰ حکام کو بخوبی علم ہے کہ پاکستان کے حصول کے وقت یہی ایک نعرہ لوگوں میں اتحاد و یگانگت کا سبب بنا تھا لیکن اب اگر اس جائز مطالبے کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تو اسکی ستائش کرنے کی بجائے بے دریغ گولیاں برسائی گئیں۔ اور خود اس کی نظریاتی اساس کی دھجیاں اڑائی گئیں اگر پاکستان میں شریعت کا نفاذ نہیں کرنا تھا۔ تو پھر دو قومی نظریہ کی بنیاد پر علیحدگی کا مطالبہ کیوں کیا۔ لاکھوں جانوں کا نذرانہ کیوں پیش کیا۔ عصمتوں کی قربانی کیوں دی۔ گھر سے بے گھر کیوں ہوئے۔

ہم پاک فوج کی اعلیٰ قیادت سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے اعمال پر خود ہی غور کریں اور اپنا صحیح کردار متعین کریں یہ بات بالکل واضح ہے اور ان پر لازم نہیں ہے کہ وہ ہر اس حکم کی تعمیل کریں جو حکومت انہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معصیت کرنے کے لئے کہا جائے۔ وہ اسے تسلیم نہ کریں یہی مسلمانوں کا شیوہ ہے جبکہ پاکستان کے دفاع اور اس کی نظریاتی اساس کے تحفظ کا انہوں نے حلف بھی اٹھار کھا ہے۔

اس موقع پر ہم وزیر داخلہ کی ان بد حواسیوں کا بھی ذکر کریں گے جو ان سے نفاذ شریعت کے مطالبہ کے موقعہ پر سرزد ہوئی تھیں فرماتے ہیں کہ نفاذ شریعت وھابی تحریک ہے جو چند علماء خاص کر مولوی جمیل الرحمٰن کے پیروکاروں کا مطالبہ ہے حالانکہ سب لوگ جانتے ہیں کہ وزیر داخلہ کا یہ بیان خلاف واقعہ ہے اور وہ خود بھی یہ جانتے ہیں۔ اگر یہ بات مان بھی لی جائے۔ تو کونسا غلط مطالبہ ہے؟ لیکن وزیر داخلہ کو جان لینا چاہئے کہ نفاذ شریعت کے مطالبے کو یہ کہہ کر مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ کہ یہ وہابی تحریک ہے دراصل وزیر موصوف تحریک نفاذ شریعت سے خوف زدہ ہو کر اس قسم کی بدحواسیوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں ہم انہیں باور کرانا چاہتے ہیں کہ پاکستان بنا ہی اسلام کے نام پر ہے لہٰذا نفاذ شریعت تک پاکستان کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ ہمارا بھرپور مطالبہ ہے۔ کہ پاکستان کو مکمل کرنے کے لئے بلا تاخیر اسلام کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔